احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 31 مئی 2004ء 11 ربیع الثانی 1425 ہجری - 31 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 117

احتیاط اور توانائی

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ آپ وتر کب پڑھتے ہیں عرض کیا رات کے اول حصہ میں۔ اسی سوال کے جواب میں حضرت عمرؓ نے کہا رات کے آخری حصہ میں۔ تو حضورؐ نے فرمایا:۔

ابوبکر نے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور عمر نے توانائی کی راہ اختیار کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب الوتر قبل النوم حدیث نمبر 1222)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

پنڈت دیوی رام جو 1875ء میں نائب مدرس ہو کر قادیان آئے کا بیان ہے کہ۔

مرزا صاحب پانچ وقت نماز کے عادی تھے۔ روزہ رکھنے کے عادی تھے اور خوش اخلاق متقی اور پرہیزگار تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 179)

اس دور میں حضرت مسیح موعود حافظ معین الدین کے خرچ کے اس لئے متکفل ہو گئے اور انہیں اپنے ساتھ رکھا کہ نماز باجماعت ادا کر لیا کریں گے۔

جب حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت ملی اس وقت ان کی عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ حافظ صاحب نہایت سقیم حالت میں تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ اور اپنے ساتھ بلا کر لے گئے اور کھانا کھلایا اور پھر کہا کہ حافظ تو میرے پاس رہا کر۔ حافظ صاحب کے لئے یہ دعوت غیر متوقع تھی۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان چونکہ نہایت ممتاز اور پرشوکت خاندان تھا اور کسی کو ان کے سامنے کلام کرنے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی حافظ صاحب حضرت مسیح موعود کی اس مہربانی اور شفقت کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور بڑی شکرگزاری سے آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ حافظ صاحب نے سمجھا کہ شاید مجھے کوئی کام کرنا پڑے۔ اس نے کہا کہ مرزا جی! (اس وقت ایسا ہی طریق خطاب تھا) مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حافظ! کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے۔ اور تو قرآن شریف یاد کیا کر۔ دراصل حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ باجماعت نماز کے لئے ایک انتظام ہو جائے۔ اس سے حضرت مسیح موعود کے اس جوش عبادت کا بھی پتہ لگتا ہے جو باجماعت نماز کا آپ کے دل میں تھا۔ (رفقاء احمد جلد 13 ص 288,287)

آپ کی سیر و تفریح بھی بیت الذکر سے وابستہ تھی۔ عموماً بیت الذکر میں ہی ٹہلتے رہتے اور محو ہو کر اتنا ٹہلتے کہ جس زمین پر ٹہلتے وہ دب دب کر باقی زمین سے متمیز ہو جاتی۔

(سیرت مسیح موعود از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ص 69)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 مئی 2004ء کو بیت السبوح فرینکفورٹ جرمنی میں بعد نماز ظہر و عصر درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم سلمان ظفر ساہی صاحب ابن مکرم ظفر احمد ساہی صاحب

مکرم سلمان ظفر ساہی صاحب مورخہ 23 اور 24 مئی 2004ء کی درمیانی رات بقضائے الٰہی وفات پا گئے مرحوم اپنی جماعت Dieburg کے سیکرٹری دعوت الی اللہ اور قائد مجلس کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم عبدالرحمٰن صاحب (آئیوری کوسٹ)

مکرم عبدالرحمٰن صاحب مورخہ 18 مئی 2004ء کو مختصر بیماری کے بعد 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ دابوریجن کے گاؤں جولا میں بطور معلم سلسلہ خدمات بجا لاتے رہے۔ اس کے علاوہ احمدیہ مدرسہ میں استاد کے طور پر بھی کچھ عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص اور اطاعت گزار خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو سالہ بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم شاہد احمد پرویز صاحب

(طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ)

مکرم شاہد احمد پرویز صاحب کو وقار عمل کے دوران بجلی کا کرنٹ لگا تھا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ 24 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ شاہد کے طالب علم تھے۔ آپ سعید احمد صاحب آف محمود آباد سندھ کے بیٹے اور حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پھیرو چچی کے پوتے تھے۔

مکرمہ حکمت عباس عودے صاحبہ

مکرمہ حکمت عباس عودے صاحبہ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ آپ مکرم محمد عباس

باقی صفحہ 8 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

123

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

امریکہ کے مربی کو ہدایات

7رجنوری 1923ء کو حضرت مولوی محمد دین صاحب امریکہ میں دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو مفصل ہدایات و نصائح لکھ کر دیں۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ نومبائعین کو دینی اخلاق کا پابند بنائیں۔ ان کا مرکز اور خلیفہ وقت سے عاشقانہ تعلق اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں دعا پر زور دیں۔ سیاہ اور سفید نسل والوں کو ایک ہی نظر سے دیکھیں۔ سیاست سے الگ رہیں قرآن مجید پر تدبر کریں۔ ایسی تمام مجالس سے بچیں جو لغو کاموں پر مشتمل ہوں۔ اپنی زندگی سادہ اور بے تکلف بنائیں۔ پہلے مربیان کی خدمات کا دل زبان اور قلم سے اعتراف کریں۔ یہ امر خوب یاد رکھیں کہ ہم آدمیوں کے پرستار نہیں بلکہ خدا کے بندے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک اہم نصیحت یہ فرمائی کہ خلیفہ وقت کی فرمانبرداری اپنا شعار بنائیں اور یہی روح اپنے زیر اثر لوگوں میں پیدا کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص398)

گریہ وزاری

حضرت میاں عبداللہ صاحب احمدی تحریر فرماتے ہیں: میری عمر صرف بارہ تیرہ برس کی تھی- کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا اور اللہ اور رب- جو ہر وقت لوگ کہتے ہیں- کوئی کہتا ہے رب دے گا وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟ کیا کھاتا ہے؟ اس کا ماں باپ کہاں رہتا ہے؟ اس کی شکل کیسی ہے وغیرہ وغیرہ-..........

اسی عرصہ میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا نام سنا- کہ آپ بڑے بزرگ صاحب علم ہیں- تب میں چل کر آپ کی خدمت میں جموں گیا- آپ نے دریافت کیا کس لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا زیارت کے لئے- دو گھنٹہ آپ کی مجلس میں بیٹھ کر اجازت لے کر واپس چلا آیا- مگر مجھے معلوم ہوا کہ یہ کوئی نیک شخص ہے اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے خبر ہوئی قادیان میں ایک مرزا غلام احمد صاحب بڑے صاحب علم ہیں میں نے آپ کی خدمت میں خط لکھا- جناب مرزا غلام احمد صاحب کان علم آپ مجھے بتائیں خلف الامام الحمد پڑھنا درست ہے؟ رفع یدین کرنی جائز ہے؟ آمین بالجہر کہنا درست ہے؟ آپ نے جواب لکھا (-) جب کوئی جھگڑا کسی بات میں چھڑ جائے تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو- الحمد پڑھنا فرض ہے.......... اسی دن سے میں نے الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنا شروع کیا اور بے شک وشبہ پڑھتا رہا. مگر مجھے معلوم ہوا- کہ آپ نے امام الزمان کا دعویٰ کیا ہے- میں نے یہ سن کر بہت فکر کیا- کہ بڑے بڑے علماء ان کے مرید بھی ہو گئے اور مخالف بھی ہیں جیسے کہ مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم جموں نے آپ کی بیعت کر لی ہے- اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے- میں ان علماء کا معتقد تھا- اس لئے بہت ہی فکر دامنگیر ہوا- ورات دن میں ایسی فکر میں رہتا کہ خداوند مجھے خود تو کوئی علم نہیں اور علماء کوئی کچھ کہتا ہے- کوئی کچھ کہتا ہے- کس طرح فیصلہ ہو- اس خیال میں میں..........

ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چلا جا رہا تھا- کہ یہ خیال مجھ پر غالب آ گیا اور میں چلتا چلتا ٹھہر گیا- تو ایک غیب سے زور کی آواز آئی کہ دعا کرو- یہ آواز سن کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اور تھوڑی دیر تک میں بھاگتا ہی چلا گیا- اور مسجد میں جا کر سر سجدہ میں رکھ دیا- اور دعا مانگنی شروع کر دی اور ان الفاظ میں دعائیں مانگنی شروع کیں- کہ الٰہی مجھے تو کوئی علم نہیں- تو سب کچھ جانتا ہے- اگر یہ تیرا سچا امام ہے تو اپنے فضل سے سمجھ عطا کرتا میں ان کی بیعت کر لوں- اگر سچا نہیں تو مجھے بچا- غرض جب مجھے چار ماہ دعائیں مانگتے مانگتے ہو گئے اور میں نے بڑے درد دل اور عاجزی سے دعائیں کیں- تو ایک دن کا ذکر ہے کہ میں حافظ محمد صاحب لکھوکے کی تصنیف احوال آخرت میں علامات پڑھ رہا تھا- جب میں نے یہ شعر پڑھا کہ

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اوس سالے

تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح بتایا- جس طرح کوئی استاد شاگرد کو بتاتا ہے- فرمایا مرزا غلام ہی (امام) ہے- اور مجھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا نام کہ یہی سچا (امام) ہے- اس وقت ہے- مفصل طور پر بتایا گیا کہ کوئی شک شبہ نہ رہا-

(الفضل 3 مارچ 2003ء)

اے خداوند من گناہم ببخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
(حضرت مسیح موعود)

خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا

بزبان حضرت اماں جان

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا
تو نے اس عاجزہ کو چار دیئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا
پہلا فرزند ہے محمود، مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا
تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا
تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

(درثمین)

سورۃ فاتحہ کا دم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے- وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور ان کا مہمان بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا)- وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا- ہاں میں کرتا ہوں- چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا- اس پر وہ سردار اچھا ہو گیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ ان کو بطور انعام دیا لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں یہ ریوڑ نہ لوں گا- چنانچہ آنحضرت ﷺ کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا- اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا- اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے- پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی ان بکریوں میں رکھو- مقصد یہ ہے کہ اس صورت حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں-

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

وقف نو — حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک عظیم الشان تحریک

دنیا بھر میں 27 ہزار کے قریب بچے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو چکے ہیں

نوید احمد مبشر صاحب

تحریک وقف نو کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 3 ر اپریل 1987ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے سامنے "وقف نو" کے نام سے ایک تحریک رکھی کہ:

"مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کرلیں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے"

حضور کی خواہش تھی کہ آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا اور اس کے دین کی خاطر ابھی سے وقف کریں تاکہ واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کے لئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ دنیا بھر میں بلا استثناء جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا واقفین زندگی آنے چاہئیں۔

"پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں دعوت الی اللہ کے ذریعہ وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں"۔

تحریک وقف نو کا مقصد

حضور نے فرمایا:

"آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کر اس صدی میں داخل ہو رہی ہو چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔ اور اس وقف کی شدید ضرورت ہے آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے (-) نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے غلام ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء)

"اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کردیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جب کہ غلبہ (-) کی ایک صدی غلبہ (-) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے، کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا"۔

جماعت کا والہانہ لبیک

10 فروری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلہ میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے میں نے وقف نو کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بارہ سو سے زائد ایسے بچوں کے متعلق اطلاع مل چکی ہے۔ جو وقف نو کی نیت کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے مانگے گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی خیر و عافیت کے ساتھ ولادت کا سامان فرمایا"۔

نیز فرمایا:

"میری خواہش یہ تھی کہ کم سے کم پانچ ہزار بچے اگلی صدی کے واقفین نو کے طور پر ہم خدا کے حضور پیش کریں"

جماعت نے حضور انور کی اس خواہش پر بھرپور انداز میں لبیک کہتے ہوئے اپنے ہونے والے بچوں کو اس تحریک میں پیش کیا۔ چنانچہ بعض مخلصین نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کرنے پر اور بار بار درخواست کرنے پر حضور نے اس تحریک میں مزید دو سال کا اضافہ فرمادیا۔ بعد میں حضور نے اس تحریک کو مستقل حیثیت دے دی لیکن ایک استثناء کے ساتھ کہ یہ صرف پیدائش سے قبل ہی وقف نو میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ گو کہ قبل ازیں پیدائش کے بعد بھی وقف نو میں شامل کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ یہ تحریک آج بھی جماعت میں جاری ہے اور اب تک 26,630 کے قریب بچے اور بچیاں اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس میں 17,843 لڑکے اور 8,787 لڑکیاں شامل ہیں۔ اور والدین اب بھی بچے پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس وقت دنیا کے 77 ممالک میں پھیلے ہوئے ہر رنگ ونسل اور ہر قوم و قبیلہ کے 27 ہزار کے قریب بچے اس تحریک میں شمولیت کی سعادت پا کر وحدت اقوام کا ایک حسین منظر پیش کر رہے ہیں۔

سب سے زیادہ اس بابرکت تحریک میں بچے پیش کرنے کی سعادت پاکستان کو حاصل ہے۔ پاکستان میں سترہ ہزار سے زائد بچے اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ پاکستان کے علاوہ جرمنی، انگلینڈ، بھارت، امریکہ، کینیڈا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا نیز افریقہ کے ممالک میں بچوں کی بڑی تعداد وقف نو میں شامل ہے۔

حضور کی ہدایات کی روشنی میں واقفین نو کی علمی وجسمانی تربیت کے لئے ایک نظام بنایا گیا ہے یہ نظام ملکی سطح پر نیشنل سیکرٹری وقف نو اور مقامی سیکرٹری وقف نو پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں ہر ضلع میں ایک ضلعی سیکرٹری اور مقامی جماعت میں مقامی سیکرٹری وقف نو کا انتخاب کیا جاتا ہے، ضلع کی جن جماعتوں میں 10 یا زائد بچے ہیں ان کے لئے مقامی سیکرٹری وقف نو اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ یہ سارا نظام مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج وقف نو لندن اور وکالت وقف نو کے تحت فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ جو خلیفہ وقف اور نظام جماعت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور راہنمائی پر اپنے سیکرٹری کے ذریعہ تعمیل کرواتے ہیں۔

وکالت وقف نو کا قیام

چونکہ یہ تحریک واقفین زندگی سے متعلق تھی اس لئے ابتداء میں اسے وکالت دیوان تحریک جدید کے زیر اہتمام چلایا گیا لیکن بڑھتی ہوئی تعداد اور دیگر مختلف امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرنیشنل مجلس شوریٰ لندن 1991ء میں حضور انور نے محترم چوہدری محمد علی صاحب کو وقف نو تحریک کا انچارج بنا دیا۔ بعد ازاں 1992ء میں وکالت وقف نو کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور محترم چوہدری محمد علی صاحب ہی اس کے پہلے وکیل وقف نو مقرر ہوئے۔

وکالت کی مساعی اور پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات اور راہنمائی کے مطابق وکالت وقف نو نے حضور انور کے تحریک وقف نو سے متعلق خطبات شائع کروا کر جماعتوں میں تقسیم کروا دیئے۔ ہر ضلع میں سیکرٹری وقف نو ضلع اور بیرون پاکستان نیشنل سیکرٹریان وقف نو کے ذریعہ حضور انور کی ہدایات احمدیوں تک پہنچائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ تحریک جدید نے مربیان کے ذریعہ دورہ جات کے دوران والدین اور بچوں کے رابطہ کو وکالت کے ساتھ مضبوط بنانے کی کوششیں شروع کردیں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کے مہمان ہیں جو مختلف علاقوں اور گھروں میں پرورش پا رہے ہیں اور تحریک جدید کا فرض ہے کہ ان سے مسلسل اور مستقل رابطہ رکھے۔

سیکرٹریان وقف نو کے لئے لائحہ عمل

سیکرٹریان اضلاع اور نیشنل سیکرٹریان کے مستقل اور مسلسل رابطہ کے لئے انہیں سہ ماہی رپورٹس وکالت وقف نو کو بھجوانے کی درخواست کی گئی ساتھ ساتھ ان سیکرٹریان کو والدین اور بچوں سے مسلسل رابطہ رکھنے کی بھی درخواست کی جاتی رہتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے واقفین نو کے بارے میں مکمل معلومات رکھیں اور اس سے مرکز کو مطلع کرتے رہیں۔ سیکرٹریان کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کر کے تقسیم کیا گیا تاکہ سیکرٹریان کو ان کے شعبہ کے بارہ میں تفصیلی معلومات مل جائیں کہ کس طرح سے شعبہ کو چلانا ہے۔ اس سلسلہ میں ان سے درج ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

☆ تمام واقفین نو کی فائلیں تیار کریں اور ضروری کاغذات مہیا کر کے اس فائل کو مکمل کریں۔ اصل کاغذات والدین کے پاس رہیں ان کی نقل وکالت وقف نو کو ارسال کریں اسی طرح ایک نقل مقامی سیکرٹری کے ریکارڈ میں بھی ہو تو بہتر ہے ان ضروری کاغذات میں وقف نو کی منظوری کا خط، برتھ سرٹیفیکیٹ، حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ، شناختی کارڈ (ب) فارم، سکول کی پراگریس رپورٹس اور دیگر میڈیکل رپورٹس وکالت وقف نو کے ساتھ اپنے ریکارڈ کو Tally کرتے رہیں اور تبدیلیوں سے آگاہ کرتے رہیں۔ مثلاً تبدیلی ایڈریس، حوالہ نمبر کی منظوری، سکول کی پراگریس اور میڈیکل رپورٹس وغیرہ۔

☆ واقفین نو کیلئے عمر کے مطابق نصاب تیار کر کے بھجوایا گیا اور والدین سے درخواست کی گئی کہ اپنی ذاتی توجہ اور اپنے عملی نمونہ سے بچوں کی تربیت پر توجہ دیں۔ نصاب یاد کرائیں اور اس پر عمل کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلہ میں وقف نو کی رضا کار کلاسز کا اہتمام کیا جائے۔ ٹیچرز حضرات خواتین ٹیچرز کے اسماء اور پتہ جات سے وکالت کو آگاہ کریں کلاسز کے سلسلہ میں مربیان اور معلمین سے تعاون حاصل کریں۔

☆ سیکرٹریان اپنی کارگزاری کی رپورٹس کے علاوہ دیگر سرگرمیوں مثلاً اجتماعات، ریلیز، زیارت مرکز وغیرہ کی رپورٹ بھی تفصیلاً ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں تاکہ ان کی اشاعت ہو سکے اسی طرح سے زندگی کے مختلف میدانوں میں بچوں کی کامیابیوں کی اطلاعات بھی ارسال کریں تاکہ اشاعت کے ساتھ ساتھ وکالت کی طرف سے انہیں خوشنودی کے خطوط لکھے جا سکیں۔

☆ ہر ماہ ایک اجلاس کروائیں جس میں بچہ اور اس کے والدین ضرور شامل ہوں ان اجلاسات کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنایا جائے تاکہ اس کی حاضری بہتر سے بہتر ہو اور دلچسپی قائم رہے ایسے اجلاسات میں وہ

والدین بھی شامل ہوں جنہوں نے وقف نو تحریک میں شامل ہونے کا عہد کیا ہے لیکن ان کے ہاں ابھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اسی طرح سیکرٹریان کم از کم ایک سالانہ اجلاس یا اجتماع واقفین نو کا بھی اہتمام کریں اور بچوں کے علمی وورزشی مقابلہ جات کروائیں۔

☆ وقتاً فوقتاً واقفین نو اور ان کے والدین زیارت مرکز (ربوہ) کے پروگرام بناتے رہیں۔

☆ واقفین نو کو قریبی جماعتوں میں لے جایا جائے اور وہاں کے احمدیوں سے تعارف کرایا جائے اور بچوں کے درمیان علمی وورزشی مقابلہ جات کرائے جائیں۔

☆ ہر بچے کا کم از کم ایک مرتبہ میڈیکل چیک اپ ضرور ہو۔ اس کا ریکارڈ ان کی فائلوں میں رکھا جائے اور اس کی نقل وکالت وقف نو بھجوائی جائے اسی طرح اگر کوئی خاص قابل توجہ کیس ہو تو خاص طور پر اس کی اطلاع وکالت کو کی جائے۔

☆ ہر سات سال کی عمر کو پہنچنے والے بچے کو اطفال الاحمدیہ میں اور بچی کو ناصرات الاحمدیہ میں شامل کیا جائے۔ اسی طرح سے بڑی عمر میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا ممبر بنایا جائے اور اپنی اپنی تنظیم کا بہترین کارکن بننے کی تربیت شروع ہی سے کی جائے۔

☆ MTA سے استفادہ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ خاص طور پر دیکھنے کا انتظام ہو نیز بچوں کی دلچسپی کے پروگرام بھی دیکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ اسی طرح مختلف زبانیں سیکھنے کے لئے خاص طور پر MTA سے استفادہ کیا جائے۔ حضور انور نے اردو اور عربی زبان ہر بچے اور بچی کے لئے لازمی قرار دی تھی اور ان زبانوں کے علاوہ کوئی ایک اور زبان سیکھنے کا بھی خاص طور پر ارشاد فرمایا تھا۔ ساتھ ساتھ ایم ٹی اے کے لئے پروگرام تیار کر کے ریکارڈ کروانے کی طرف بھی توجہ دی جائے۔

☆ زبانیں سیکھنے کے لئے سیکرٹریان "لینگویج سنٹر" کا قیام بھی عمل میں لائیں تا کہ بچوں کو بہتر رنگ میں زبان سیکھنے کے تمام مواقع مہیا ہو سکیں۔

☆ ضلع کی سطح پر پاکستان میں اور دیگر ممالک میں نیشنل کمیٹی بچوں کے آئندہ کیریئر کی پلاننگ کے لئے انٹرویوز کا اہتمام کروائے اور سات سال کی عمر سے ہی جائزہ لینا شروع کریں کہ واقف نو یا واقفہ نو مستقبل میں کس شعبہ میں بہتر رنگ میں جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں اس کمیٹی میں بچوں کی نفسیات سمجھنے والے، ایجوکیشن کے ماہر، ڈاکٹرز اور ماہرین نفسیات وغیرہ شامل ہوں۔

☆ دوران سال سیکرٹریان اضلاع پاکستان کے ساتھ دو میٹنگز ہوتی ہیں اور کام کا جائزہ لے کر آئندہ کی منصوبہ بندی کے لئے ہدایات دی جاتی ہیں۔ نیز سیکرٹریان آپس میں ایک دوسرے سے بھی مختلف پیش آمدہ مسائل پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

☆ گزشتہ تین سال سے دہم جماعت میں زیر تعلیم واقفین نو کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تمام پاکستان کی جماعتوں سے واقفین نو شامل ہوتے ہیں۔ اس پروگرام میں ان کے مختلف علمی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ نیز کیریئر پلاننگ کے حوالہ سے انٹرویوز بھی کئے جاتے ہیں۔

☆ پاکستان میں وکالت وقف نو کے نمائندگان دوروں کے دوران والدین کی موجودگی میں ہر بچہ کا انفرادی جائزہ لیتے ہیں۔ اور قابل توجہ امور کی طرف والدین کو توجہ دلاتے ہیں اسی طرح اجتماعات اور دیگر پروگراموں میں بھی نمائندگان وکالت وقف نو شامل ہوتے ہیں اور بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی طرف والدین کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

حضور کی چند اہم ہدایات

واقفین نو کی تربیت کے سلسلہ میں حضور رحمہ اللہ نے بہت باریکی سے جماعت کو ہدایات ارشاد فرمائیں تا کہ آئندہ آنے والی عظیم لیڈر شپ کے لئے عظیم الشان مجاہد تیار ہو سکیں۔ چند ایک خلاصۃً پیش ہیں۔

والدین اپنا عملی نمونہ بہترین رنگ میں بچے کے سامنے پیش کریں، واقفین بچوں پر ابتداء ہی سے گہری نظر رکھیں، بچوں میں اخلاق حسنہ پیدا کریں، بچپن ہی سے جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت پیدا کریں۔ بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کریں، تحمل مزاجی پیدا کریں، پاکیزہ مزاح کی عادت ڈالیں، قناعت پیدا کریں اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے، دیانت وامانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے، قناعت کے ساتھ ساتھ غنا کا ہونا بھی بہت ضروری ہے، تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سکھانے پر خاص توجہ دیں، تعلیم میں وسعت پیدا کریں دینی تعلیم کے لئے مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ ضروری ہے، علم کی بنیاد وسیع ہو دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم پر بھی خاص توجہ دی جائے، غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہو، اپنے سے کم علم کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں، غور وخوض کے بعد سوال کا جواب دینے کی عادت ہو، علم کو علم کی حد تک اور اندازے کو اندازے کی حد تک بیان کرنے کی عادت ہو، شروع ہی سے حساب کتاب رکھنے کی تربیت دیں، سخت جانی کی عادت ڈالیں، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن ہی سے عادت ڈالیں، اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ سے وابستہ رکھیں، بچوں کے سامنے نظام کی تخفیف یا عہدیدار کے خلاف شکوہ نہ کریں اس سے بچوں میں نظام کا احترام پیدا ہو جائے گا، وقف سے وفا کا مادہ پیدا کریں تا کہ وفا کے ساتھ آخری دم تک وقف سے چمٹے رہیں۔ شوخیوں اور چالاکیوں سے بچائیں، کم از کم تین زبانیں سکھانے کا انتظام کریں۔ (اردو، عربی اور کوئی ایک اور زبان)

توسیع جامعہ

واقفین زندگی کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات کے مطابق جامعہ احمدیہ میں توسیع کا منصوبہ بنایا گیا تا کہ زیادہ تعداد میں آنے والے واقفین کے لئے رہائش اور تعلیم کے لئے کلاس رومز کا انتظام قبل از وقت ہو سکے۔ اس سلسلہ میں انجینئرز اور آرکیٹیکٹ حضرات کے ایک بورڈ کی نگرانی میں جامعہ احمدیہ میں توسیع کا کام شروع ہوا۔ رہائش کے لئے دو ہوسٹل اور کلاس رومز کے لئے علیحدہ عمارت کا کام شروع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک ہاسٹل اور جامعہ احمدیہ کی عمارت مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں طلباء زیر تعلیم ہیں اسی طرح ہاسٹل میں ان کی رہائش کا مکمل انتظام ہے۔ ابھی مزید تعمیرات جاری ہیں۔ انشاء اللہ العزیز آنے والے وقت میں واقفین نو اور دیگر واقفین زندگی کے لئے رہائش اور تعلیم کے لئے کلاس رومز کا کوئی مسئلہ درپیش نہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی واقفین نو کے بارے میں خواہش تھی کہ:

"پہلا تقاضہ تو وقف کا اس سے پورا ہوگا کہ ان میں زیادہ سے زیادہ مربی بنیں"

واقفات کے بارے میں ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1989ء میں فرمایا:

"علمی کام میں ہمیں واقفین بیٹیاں بہت کام آسکتی ہیں۔ انہوں نے میدان میں بھی جانا ہوگا۔ لیکن وہ تصانیف کریں گی وہ گھر بیٹھے ہر قسم کی خدمت کے کام اس طرح کر سکتی ہیں کہ اپنے خاوند سے ان کو الگ نہ ہونا پڑے اس لئے ان کو ایسے کام سکھانے کی خصوصیت سے ضرورت ہے"

نیز فرمایا:

"اگر وہ زبانیں سیکھ لیں تو گھر بیٹھے بڑے آرام سے خدمت کر سکتی ہیں............ پھر ان زبانوں میں ٹائپ کرنا بھی سکھایا جائے۔ اور ان زبانوں کا لٹریچر ان کو پڑھایا جائے"۔ (10 ستمبر 1989ء خطبہ جمعہ)

"آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی"

"واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں"

"جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلانا یعنی ایجوکیشن کی انسٹرکشن جیسے Bachelor Degree in Education غالباً کہا جاتا ہے یا جو بھی اس کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے پھر کمپیوٹر سپیشلسٹ کی ضرورت ہے۔ اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے اور یہ سارے کام عورتیں مردوں سے ملے جلے بغیر، سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے"۔

وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔ اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

زبانوں کے بارے میں ہدایات

17 فروری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے سب سے زیادہ زور شروع ہی سے عربی زبان پر دینا چاہئے"۔

"عربی زبان کے بعد اردو بھی بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی میں اس زمانے کا جو امام بنایا گیا ہے اس کا اکثر لٹریچر اردو میں ہے"

"آئندہ اپنی واقفین نسلوں کو کم از کم تین زبانوں کا ماہر بنانا ہوگا۔ عربی، اردو، اور مقامی زبان"

جن زبانوں کی طرف خاص توجہ دینے کے بارے میں حضور نے خاص طور پر ارشاد فرمایا تھا ان زبانوں میں روسی، چینی، ہسپانوی، فرانسیسی اور اٹالین زبانیں شامل ہیں لیکن خاص طور پر فرمایا:

"جن زبانوں کی ہمیں ضرورت پڑنے والی ہے اس میں روسی اور چینی دو زبانیں خصوصیت کے ساتھ اہمیت رکھتی ہیں"۔

"ایسے ملکوں میں جہاں چینی اور روسی زبان سیکھنے کی سہولتیں میسر ہیں ان کو بچپن سے ان کو سکھانا چاہئے"

"اہل زبان بنانے کے لئے بہت بچپن سے زبان سکھانی پڑتی ہے۔ اگر پنگھوڑوں میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے بلکہ سب سے اچھا ہے"۔

"ہمیں زبان دانوں کی ضرورت ہے ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں، بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں، ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں، تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں اس لئے جتنے بھی ہوں کم ہوں گے"

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1989ء)

تجدید وقف کے بارہ میں ارشاد

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

"وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے پھر تم واپس نہیں جا سکتے اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تا دم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا

باقی صفحہ 6 پر

تبرکات

نبوت اور خلافت کی حقیقت اور روحانی برکات

خلافت اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جو نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت کو تسکین اور طمانیت کے لئے دیا جاتا ہے

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

جب دنیا ظلمت کدہ بن جاتی ہے اور انسانی قلوب تیرہ و تاریک ہو جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ دنیا کو بقعۂ نور بنانے اور انسانوں کے دلوں کو منور کرنے کے لئے آفتاب حقیقت یعنی اپنے کسی برگزیدہ نبی، اور رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ نبی کی آمد پر انسانی ہجوم میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور عام لوگ اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے نور کو اپنی منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مدعیان علم اپنے علوم کے باعث مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور دنیوی وجاہت اور خاندانی عظمت کے پرستار اپنے غرور کے باعث نبی کے وجود کے درپے آزار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال ایک زبردست طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ اور ایک معرکہ حق و باطل قائم ہوتا ہے۔

مومنوں کا ایمان

آسمانی انوار کی شعاعیں مستعد قلوب تک پہنچتی ہیں۔ اور یہاں اور وہاں ایسے روحانی انسان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اپنا سب کچھ خدا کے فرستادہ کے مشن کے لئے قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ اولین لوگ ایک خاص قربانی ایک غیر معمولی مجاہدہ اور ایک بے مثال بصیرت کے بعد یہ قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ یقین و وثوق سے لبریز دلوں کے ساتھ نبی کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس کے دست حق پرست پر بیعت کرتے ہیں۔ اور اپنی آنکھوں سے آسمانی نوروں کو اترتا دیکھتے ہیں۔ بلکہ خود مہبط انوار بن جاتے ہیں۔ اس لئے وہ یقین کی ایک چٹان ہوتے ہیں۔ جہاں پر مخالفت کی سب لہریں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور شکوک وشبہات دھوئیں کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ اور انہیں اپنے افضال و برکات سے غیر معمولی طور پر نوازتا ہے۔ کیونکہ وہ آئندہ بننے والے قصر روحانی کی ابتدائی بنیاد ہوتے ہیں۔ اور انہیں کشت روحانی کی اولین پنیری ہونے کا فخر ہوتا ہے۔ وہ اطفال اللہ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے کلام کے شیریں دودھ اور آب حیات سے نبی اپنی آغوش رحمت میں پرورش کرتا ہے۔

نبی کے لئے اللہ کی نصرت

نبی پہلے دن تنہا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت پر اسے اتنا یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ اکیلا ساری دنیا سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے سامنے کی دنیا کے عقائد کے خلاف، اس کے رسوم و رواج کے خلاف، اس کے تمدن اور اس کی سیاست کے خلاف نئے عقائد نئے سنن وطرق، نیا تمدن اور نیا طرز زندگی پیش کرتا ہے۔ نبی کا انتخاب کسی انسان کی مرضی یا اس کی رائے سے نہیں ہوتا حتیٰ کہ خود نبی کی اپنی رضامندی یا مرضی کا بھی اس میں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ انتخاب خالص خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے لوگ ہزار کہتے رہیں کہ یہ شخص تو نبی بننے کے اہل نہیں تھا۔ اس میں تو فلاں فلاں خامی پائی جاتی ہے۔ اس کا ملک اور اس کی بستی تو اس قابل نہ تھی۔ کہ اس علاقے اور اس گاؤں سے کوئی فرستادہ پیدا ہو۔ غرض لوگ ہزار نکتہ چینی کرتے رہیں۔ اور اس نبی کو ہزار مرتبہ نا اہل قرار دیتے رہیں۔ ان کی سب باتیں پرکاہ کے برابر وزن نہیں رکھتیں۔ اور ان کی نکتہ چینیاں صداقت کے انتشار میں روک نہیں بن سکتیں۔

شمع حق کے پروانے

یہ انتخاب سراسر خدائی انتخاب ہوتا ہے اس لئے مشیت ایزدی اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ اور سچے طالبان حق ایک ایک دو دو کر کے اور پھر جماعتوں کی صورت میں شمع حق کے گرد پروانہ وار جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اور زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ وہ مامور ربانی جو ابھی چند ماہ یا چند سال یکہ وتنہا اس مشن کو لے کر کھڑا ہوا تھا وہ ایثار پیشہ اور جاں فروشوں کی ایک بڑی جماعت کے درمیان کھڑا دکھائی دیتا ہے جو اس کی آواز پر لبیک کہتے اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنا اپنی انتہائی سعادت یقین کرتے ہیں۔ اور اس کے پسینہ کی جگہ خون بہانا فخر جانتے ہیں۔ مقدس برگزیدہ رسول ان سے ایسا پیار کرتا ہے کہ جیسا کسی ماں نے اپنے بچہ سے نہ کیا ہوگا۔ اور وہ اپنے رسول پر اپنی جانوں کو اس طرح چھڑکتے ہیں جس پر آسمان کے فرشتے بھی تحسین و آفرین پیش کرتے ہیں۔ غرض نبی کی آمد کے ساتھ چشم فلک وہ نظارہ دیکھتی ہے جو صدیوں اس نے نہ دیکھا تھا۔

نبی کی وفات

نبی کی تربیت یافتہ جماعت اپنے عاشقانہ ولولہ اور والہانہ انداز کے ماتحت یہ تصور بھی نہیں کرتی۔ کہ خدا کا نبی ایک دن وفات پا جائے گا۔ اور انہیں داغ مفارقت دے جائے گا۔ لیکن نبی آخر انسان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غیر متبدل قانون کے ماتحت آخر ایک دن اسے موت کا وہ گھونٹ پینا پڑتا ہے۔ جو تمام آدم زادوں کے لئے ابتدا سے مقدر ہے۔ اس سانحہ ہوش ربا کے وقوع پذیر ہونے پر ایک زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مومنوں کی جماعت کو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ بے سہارا رہ گئے ہیں۔ اور ان پر یتیمی کی حالت طاری ہو گئی ہے۔ ایسے موقعہ پر کچھ کمزور طبائع ڈگمگا جاتی ہیں۔ اور ان سے کمزوری کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور دشمن بھی سر نکال لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب یہ گلشن روحانیت تباہ و برباد ہو جائے گا اس باغ کے باغبان کی وفات کے بعد کون اس کے پودوں کی غور و پرداخت کرے گا یہ اب جلدی مرجھا کر خشک ہو جائیں گے دشمن بھی اس خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ نبی کی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے پریشان دلوں کو تقویت اور تمکنت عطا فرماتا ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس جماعت میں سلسلہ خلافت جاری فرماتا ہے۔

خلافت کی حقیقت

خلافت نیابت اور قائمقامی کو کہتے ہیں۔ اور خلافت میں ایک اقتدار پایا جاتا ہے نبی اس وقت کھڑا ہوتا ہے جب بظاہر اس کے ساتھ روئے زمین پر ایک فرد بھی نہیں ہوتا۔ مگر خلیفہ اسی وقت برپا ہوتا ہے جب اس کے ساتھ نبی کی تیار کردہ پاکبازوں کی ایک منظم جماعت ہوتی ہے۔ اس لئے خلافت کے ساتھ روز اول سے ہی مددگاروں کا حزب اللہ ہوتا ہے۔ باوجود اس اقتدار کے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے خلافت کا کمال نیابت میں ہی ہے۔ ہاں اس نیابت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے اقتدار بطور آلہ کے ہوتا ہے اصل مقصود نہیں ہوتا۔ اصل مقصود خلافت سے ان روحانی انوار اور آسمانی کرنوں کو دیرپا اور وسیع تر بنانا ہوتا ہے۔ جو نبی کے وجود باجود کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر سلسلہ خلافت نہ ہوتا تو نبی کی موت دین اور اس کے مشن کی موت ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کبھی ایسا نہیں کرتا۔ ایسا کرنا اس کی حکمت کے خلاف ہے۔ نبی صرف جسمانی طور پر وفات پاتا یا اس جہان سے انتقال کرتا ہے روحانی طور پر اس کی برکات جاری و ساری رہتی ہیں۔ اور اس کے مشن کی نمائندگی کرنے والے خلفاء ہوتے ہیں۔ یوں تو نبی کی جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے رنگ میں ان انوار کا حامل ہوتا ہے۔ جو نبی کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہوئے تھے۔ لیکن جب نبی کی وفات کے وقت مومنوں کے گداز دل اکٹھے ہو کر امر الٰہی کے ماتحت جماعت کے نظام کو قائم رکھنے اور نبی کے دین کے نفاذ اور اس کی پوری قائمقامی کے لئے اپنے میں سے سب سے زیادہ پارسا اور متقی وجود کو منتخب کرتے ہیں۔ تو اس انتخاب کو آسمانی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر خود القا فرماتا ہے۔ اور وہ ایسے وجود کو منتخب کرتے ہیں۔ جو اپنے وقت میں نبی کی سب سے بڑھ کر نیابت کرنے والا ہوتا ہے۔ اسے اسی لئے خلیفہ کہا جاتا ہے کہ وہ نبی کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ وسیع علاقے میں پھیلاتا ہے۔ اور دشمنان دین کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح سینہ سپر ہوتا ہے۔ جس طرح نبی ہوتا ہے۔ وہ خدائی احکام کے نافذ کرنے کے لئے اس طرح غیرت مند ہوتا ہے۔ جس طرح نبی ہوتا ہے۔ غرض تمام روحانی اور انتظامی کیفیات میں خلافت نبوت کا پرتو ہوتی ہے۔ اور خلیفہ نبی کا جانشین۔

نبی اور خلیفہ کا مقام

نبی خدا کا مامور ہوتا ہے خلیفہ مامور نہیں ہوتا۔ نبی کا انتخاب براہ راست خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اور خلیفہ کا انتخاب مومنوں کے واسطہ سے خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ نبی آغاز میں اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔ خلیفہ کے ساتھ پہلے دن سے ہی مومنوں کی جماعت ہوتی ہے۔ نبی اپنی عظیم ذمہ داریوں کے باعث اصل اور بنیاد ہوتا ہے۔ خلیفہ اپنے وسیع فرائض کے مطابق نبی کے مشن کی تکمیل کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جس طرح انبیاء علیہم السلام کی خارق عادت نصرت فرماتا ہے۔ اسی طرح خلفاء کو بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کی نصرتوں کے موید ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ نبوت اور خلافت اللہ تعالیٰ کے دینی نظام کے دو لازم وملزوم شعبے ہیں۔ خدائی بادشاہت کی دو تجلیاں ہیں۔ اور روحانی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جو لوگ نبوت کا انکار کرتے ہیں وہ خلافت کی نعمت سے بھی بے بہرہ رہتے ہیں۔ اور جو لوگ خلافت کے منکر ہوتے ہیں۔ وہ نبوت کے روحانی

ثمرات سے بھی محروم اور آسمانی بادشاہت کی عظیم تجلی سے بھی بے نصیب رہ جاتے ہیں۔ محض اقتدار نہ کبھی نبوت کا نصب العین ہوا ہے۔ اور نہ خلافت کا مطلوب قرار پایا ہے۔ درحقیقت یہ دونوں نعمتیں خالص آسمانی اور روحانی ہیں البتہ جب جب اور جس جس قدر اقتدار نبوت کو حاصل ہوا یا خلافت کے شامل حال ہوا تو اسے ہمیشہ روحانی زندگی کے استوار کرنے اور دین کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ اور یہی وہ نقطہ ہے جہاں پر آ کر خلافت راشدہ عام حکومت یا مطلق خلافت سے ممتاز نظر آتی ہے۔

خلافت کو دائمی بنانے کا طریق

پس خلافت راشدہ اللہ تعالیٰ ہی کا وہ انعام ہے جو نبی کی جماعت کو نبی کی وفات کے صدمہ پر ان کے دلوں کی تسکین اور طمانیت کے لئے دیا جاتا ہے۔ دین کی اشاعت کا اسے ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اور اہل ایمان کی شیرازہ بندی کا اسے وسیلہ ٹھہرایا جاتا ہے اس نعمت کی قدر کرنا اور اسے دیرپا اور دائمی بنانا مومنوں کا فرض ہے۔ خدائی قانون یہی ہے کہ جس نعمت کی قدر کی جائے اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے لمبا کرتا ہے اور اسے وسیع تر بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت سے نوازا ہے۔ اور ہمیں اس کی برکات سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی قدر کریں اور اس کی روحانی برکات سے کامل طور پر مستفید اور متمتع ہوں۔

(روزنامہ الفضل 26 مئی 1959ء)

بقیہ صفحہ 4

ہے واپس نہیں مڑا کرتا، اپنے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں"۔

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی خواہشات اور رہدایات کے مطابق واقفین نو کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب بھی ان سے وقف کے بارے میں پوچھا جائے تو یہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا وقف قبول فرماتے ہوئے ہم سب پر اپنے بے شمار فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی بارش برساتا چلا جائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36478 میں وحید انور ولد محمد انور صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ اڑھائی مرلے واقع باغبانپورہ لاہور مالیتی -/350000 روپے جس کے ورثاء 4 بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وحید انور ولد محمد انور صاحب باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36479 میں عثمان احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عثمان احمد ولد سلطان احمد صاحب باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36480 میں نعمان احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعمان احمد ولد سلطان احمد صاحب باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36481 میں عمیر منیر ولد بدر منیر قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمیر منیر ولد بدر منیر باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36482 میں جواد منیر ولد بدر منیر قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جواد منیر ولد بدر منیر باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36483 میں فہیم احمد ولد شیخ علیم حیات قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہیم احمد ولد شیخ علیم حیات باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36484 میں مبشرہ شاہ بنت محمد منشاء شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 4 مرلے واقع باغبانپورہ لاہور مالیتی -/700000 روپے جس کے ورثاء والدہ محترمہ، 4 بھائی اور 4 بہنیں ہیں۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ شاہ بنت محمد منشاء شاہ باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36485 میں امۃ السمیع فوزیہ زوجہ محمد عباس شاہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے

بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ السمیع فوزیہ زوجہ محمد عباس شاہ باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36486 میں خالدہ تبسم زوجہ چوہدری خلیل احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے مالیتی -/245000 روپے۔ ترکہ والدین زرعی رقبہ ساڑھے تین کنال مالیتی -/175000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ تبسم زوجہ چوہدری خلیل احمد چیمہ چک نمبر 99 شمالی گواہ شد نمبر 1 چوہدری خلیل احمد چیمہ چک نمبر 99 شمالی گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36487 میں منور اقبال مجوکہ ولد ملک عمر حیات مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ بینکاری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر آباد ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 140 ایکڑ مالیتی -/1400000 روپے۔ پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور اقبال مجوکہ ولد ملک عمر حیات مجوکہ جوہر آباد ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 مغفور احمد منیب وصیت نمبر 20559 گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 36488 میں محمد فاروق ولد بشیر احمد قوم رانا پیشہ حکمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد فاروق ولد بشیر احمد خوشاب شہر گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 مبشر آفتاب

مسل نمبر 36489 میں انعام اللہ خان ولد نصر اللہ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر TDA-2 ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انعام اللہ خان ولد نصر اللہ خان چک نمبر TDA-2 ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد ارشد وصیت نمبر 23693 گواہ شد نمبر 2 ناصر حفیظ ملک وصیت 35212

درخواست دعا

مکرمہ انیسہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خان صاحب شہید باب الابواب ربوہ لکھتی ہیں۔ میری والدہ مکرمہ صفیہ صادقہ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب شہید کی گرنے کی وجہ سے ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ گوجرانوالہ میں آپریشن متوقع ہے۔ آپریشن کامیاب ہونے کیلئے درخواست دعا ہے نیز چھوٹے بھائی مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ان کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ وانچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ لکھتے ہیں۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ اہلیہ مکرم ناصر احمد بٹ صاحب مورخہ 11 مئی 2004ء مختصر علالت کے بعد بعمر 51 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز احمدیہ قبرستان چونڈہ میں مکرم سعادت احمد سعدی صاحب مربی سلسلہ چونڈہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ حضرت میاں رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی، مکرم محمد احمد بٹ صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مکرم محمد عبداللہ بٹ صاحب کی بہو تھیں۔ احمدیت سے آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔ بڑی مہمان نواز اور دردمند دل رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے مکرم عمران احمد صاحب، مکرم کامران احمد صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو اس سانحہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم رانا نصر محمود صاحب ہمبرگ جرمنی سے لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم رانا عبدالغفور صاحب ولد بڈھے خاں صاحب آف سڑوعہ ضلع ہوشیار پور (جو تقسیم کے بعد سرگودھا اور پھر ربوہ منتقل ہو گئے تھے) ہمبرگ جرمنی میں مورخہ 9 مئی 2004ء بعمر 75 سال وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 13 مئی کو ان کا جسد خاکی جرمنی سے ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ جس کے بعد محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور سات لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

نکاح

محترمہ سلیمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب فیکٹری ایریا لکھتی ہیں۔ میرے نواسے مکرم عمار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب جنرل مینیجر گلشن ٹیکسٹائل ملز کا نکاح مکرمہ ارم منصور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم ظفر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے شہنائی حال سرگودھا میں پڑھا۔ عمار احمد صاحب حضرت بھائی محمود احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں احباب جماعت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بے شمار برکات کا حامل اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد لکھتی ہیں۔ میرے والد کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف صاحب مورخہ 8 مئی 2004ء بروز ہفتہ بعمر 91 سال وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ 9 مئی بروز اتوار بعد از نماز عصر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ حضرت میاں عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے فرزند اور محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ مرحومہ کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے خاکسار کے علاوہ ایک بیٹی محترمہ شاہدہ رشید صاحبہ بھٹی اہلیہ ایئر کموڈور (ریٹائرڈ) رشید احمد بھٹی صاحب کراچی اور ایک بیٹا محترم بریگیڈیئر (ر) عبدالہادی صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ بہت مخلص، ملنسار، با اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور اور دینی غیرت رکھنے والے وجود تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری محمد اشرف جاوید صاحب سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 مئی 2004ء بروز بدھ بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مصباح سلمانہ جاوید نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب کاتب کارکن نظارت اشاعت کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	5:03
غروب آفتاب	7:11
وقت عشاء	8:49

حکومت بہت اچھی نہیں ۔ اچھی چل رہی

ہے وزیراعظم ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ حکومت بہت اچھی نہیں لیکن اچھی چل رہی ہے۔ دورہ سعودی عرب سے واپسی پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بجٹ کس دن آئے گا اس کا فیصلہ 2 جون کو کابینہ کے اجلاس میں ہوگا چوہدری شجاعت سے معاملات طے کر کے گیا تھا۔ ہماری مکمل ہم آہنگی ہے۔ صدر کی وردی پر تشویش نہیں ہے۔

کشمیر کو ایک طرف رکھ دیا جائے

بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ دوسرے معاملات پر پیشرفت کیلئے کشمیر کو ایک طرف رکھ دیا جائے پاکستان سے یہ نہیں کہتا کہ کشمیر کو بالکل پس پشت ڈال دو۔ لیکن اگر اسے واحد ایجنڈا بنایا گیا تو مشکل ہوگی۔ کشمیر کو ذہن پر مسلط نہیں رکھنا چاہئے۔ مختلف امور پر بیک وقت مذاکرات ہونے چاہئیں۔

مزید 600 عراقی قیدرہا

بغداد کی ابوغریب جیل سے اتحادی فوج نے مزید 600 قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ امریکی فوج جیل میں قیدیوں کی تعداد 3500 سے کم کر کے 1500 کرنا چاہتی ہے قیدیوں کی رہائی کے موقع پر ان کے ہزاروں رشتہ دار جیل کے باہر جمع ہو گئے اور نعرے لگائے۔

امریکہ میں جرائم میں اضافہ

امریکی جسٹس ڈیپارٹمنٹ نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں امریکی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ اور ہر 75 باشندوں میں سے ایک جیل میں ہے جو اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ امریکی معاشرے میں جرائم تیزی سے بڑھ رہے ہیں ۔ اور اصلاحات کے بغیر جیلوں کی آبادی بڑھتی رہے گی۔

بقیہ صفحہ 1

عودے صاحب کی بیٹی اور مکرم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم سابق مربی گیمبیا و فلسطین کی اہلیہ تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 78 برس تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں، شادی کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے 1956ء کے لگ بھگ ربوہ آ کر آباد ہوئیں اور اس کے بعد پھر کبھی فلسطین نہیں گئیں اور اللہ کے فضل سے ان کے منہ پر کبھی شکوہ نہیں آیا۔ 93-1992 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر لندن آئیں اور فلسطین سے ان کے عزیز آ کر ایک لمبے عرصہ کے بعد ان کو ملے۔

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب۔ لاہور)

مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ مورخہ 3 فروری 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کی بہت عرصہ تک صدر رہیں اور وفات کے وقت سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کر رہی تھیں۔ آپ نے اپنے میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور 8 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب (مینیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ)

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب مورخہ 27 فروری 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مکرم ملک صاحب نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے فدائی وجود تھے۔

مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ (بیوہ مکرم انور حسین ابڑو صاحب شہید)

مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ مورخہ 20/اپریل 2004ء کو وفات پاگئیں۔ آپ نہایت مخلص غریبوں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ آپا لیلیٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب شہید)

مکرمہ آپا لیلیٰ صاحبہ مورخہ 19/ اپریل 2004ء کو جھنگ میں اپنی بیٹی کے پاس وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اپنے میاں کی شہادت کے بعد وہ ربوہ میں لمبا عرصہ رہیں ۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ انہیں بہت تعلق تھا۔ حضرت اماں جان کی خدمت کی بھی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کو حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ ان کے پاس بڑا لمبا عرصہ رہیں ۔ محبت کرنے والی صابر و شاکر خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

اکسیر اولاد نرینہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH:04524-212434 FAX:213966

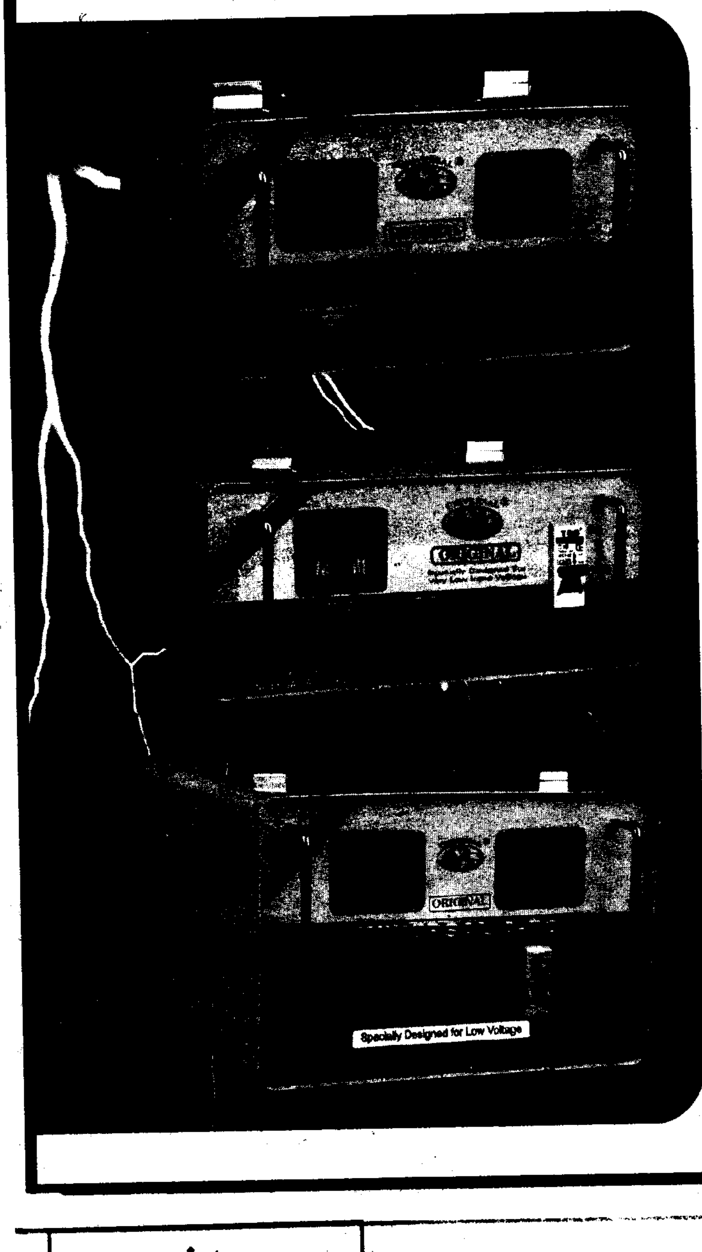

Digital Technology

UNIVERSAL

Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES

®T.M REGD No. 77396 113314 ©DESIGN REGD No.6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987

سی پی ایل نمبر 29